عصری تعلیمی بورڈز کے امتحانات

اور مدارس دینیہ کے اعزازات

مولانا طلحہ رحمانی زید مجدہ

میڈیا کوآرڈینیٹر وفاق المدارس العربیہ، سندھ

پاکستان کے انیس ہزار سے زائد مدارس وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق ہیں، وفاق المدارس کی خدمات تقریباً چھ عشروں پہ محیط ہیں، یہ ادارہ اپنی اساس اور ارتقائی مراحل طے کرتا ہوا آج اپنی دینی وقرآنی علوم کی گرانقدر کاوش پہ کئی اسلامی ممالک کے لئے ایک روشن کردار کی مانند ہے، مدارس دینیہ کے مقاصد تعلیم وتربیت، علم وآگاہی، فہم و دانش کے وسیع وعریض میدان میں اسلامی تہذیب وتمدن کے لئے کردار سازی کرنا بھی شامل ہے، مدارسِ دینیہ کا اطلاق مکاتبِ قرآنیہ، مدارس اور جامعات پہ ہوتا ہے۔

مملکت پاکستان کے طول وعرض میں مدارس و جامعات اسلامی تعلیم وتعلم کے ذریعے امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ ادا کر رہے ہیں، مدارس اللہ کے کلام کو لاکھوں انسانوں کے سینوں میں محفوظ کرنے میں مصروف عمل ہیں، ایک سال میں ہزاروں حفاظ وحافظات تیار کرنے پہ رابطہ عالم اسلامی نے نشان اعزاز (ایوارڈ) سے نوازا ہے۔

مدارس میں قرآن مجید ناظرہ وحفظ کی تعلیم کے ساتھ درجات ابتدائیہ میں عصری علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں، اس کے بعد نظام تعلیم کا دوسرے مرحلے میں کئی علوم کا مجموعہ درس نظامی پڑھایا جاتا ہے، یہ آٹھ سالہ نصاب مدارس میں یکساں رائج ہے، مدارس دینیہ کے نصاب میں وفاق المدارس کے ارتقاء کے ساتھ ہی اکابر نے برسوں قبل وقت کے تقاضوں کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے عصری ضروری تعلیم کے بارے میں کوششیں کیں، اُسی فکر کے ثمرات ہیں کہ آج پاکستان کے عصری اداروں کے تعلیمی بورڈز میں گزشتہ چند سالوں سے پوزیشن حاصل کرنے والوں میں مدارس کے طلبہ وطالبات کی بڑی تعداد رہی ہے، اوراس میں ہر سال نمایاں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ہزاروں مدارس وسائل کی کمیابی کے باوجود درس نظامی کے ساتھ اس عصری تعلیم کو

ثانوی حیثیت میں پڑھا رہے ہیں، یہی صورتحال بڑے جامعات کی بھی ہے، کیونکہ مدارس کا اصل نصاب، نظام تعلیم درس نظامی اور دراسات دینیہ وغیرہ ہے۔امسال مدارس دینیہ کے جن طلبہ وطالبات نے عصری اداروں میں پوزیشن حاصل کی ہیں اس کا تذکرہ کرنے سے قبل ضروری ہے کہ وفاق المدارس کے مقاصد اور نصاب تعلیم کے حوالہ سے اکابر وفاق کی برسوں کی محنت کا جائزہ لیا جائے،، مدارس دینیہ میں اس وقت کئی نصاب تعلیم الگ الگ جہتوں میں مصروف عمل ہیں، نظام تعلیم کے حوالہ سے وفاق المدارس کی مستقل نصاب کمیٹی برسوں سے موجود ہے، چھ کے قریب عشروں پہ محیط اس حوالہ سے بیسیوں اجلاسوں کی کارگزاری ریکارڈ میں محفوظ ہے، جس میں بعض اہم تبدیلیوں کی صورت میں ذیلی کمیٹیاں بھی وقتاً فوقتاً اپنی ذمہ داریاں احسن انداز میں پوری کرتی رہی ہیں، نصاب کمیٹی اہل مدارس کی تجاویز کی روشنی میں سفارشات مرتب کرتی ہیں اور پھر مجلس عاملہ اس پہ تفصیلی غوروخوض کے بعد مجلس شوریٰ میں حتمی طور پہ منظوری کے بعد نافذ کیا جاتا ہے۔الحمدللہ وفاق المدارس کی یہ روایت اپنی اساس ہی سے منظم ومنضبط انداز میں جاری ہے۔اس حوالہ سے وفاق المدارس میں موجود دستاویز سے چیدہ چیدہ چند اجمالی احوال اور کارکردگی کا جائزہ لیتے ہیں۔

اولین نصاب کمیٹی، مقاصد ونظام تعلیم:

وفاق المدارس کا آغاز 15/ جمادی الاخری 1379ھ موافق 16/ دسمبر 1959ھ کو ہوا، اس مبارک آغاز کے تقریباً دو ماہ کے بعد مشاہیر پہ مشتمل چھ رکنی پہلی نصاب کمیٹی بھی تشکیل دی گئی جس میں حضرت مولانا شمس الحق افغانی ؒ، حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ، حضرت مولانا محمد یوسف بنوری ؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ؒ، حضرت مولانا مفتی محمد صادق ؒ، حضرت مولانا مفتی محمود ؒ جیسی علمی، عملی اور عبقری شخصیات شامل تھیں۔مدارس دینیہ کے نصاب کو مرتب کرنے کا پہلا کلیدی اجلاس مورخہ 20/شعبان 1379ھ موافق 18/فروری 1960ء کو ہوا، جس میں بنیادی طور پہ تین اصول مرتب ہوئے (1) مدت تعلیم (2) درجہ بندی (3) مجوزہ نصاب میں مناسب تصرف اور چار قسم کے نصاب تجویز ہوئے (1) مکاتب (2) مختصر نصاب (3) درس نظامی (4) تکمیل وتخصص۔

مکاتب میں تعلیمی دورانیہ چھ سال، مختصر نصاب کی مدت تین سال، درس نظامی آٹھ سال اور درجہ تکمیل دو سال کی ترتیب وضع کی گئی۔اس میں ابتدائی مکاتب کے لئے اردو، فارسی، حساب وغیرہ اور مڈل تک نصاب کا خاکہ بنایا گیا، مختصر نصاب کے لئے مختصر وقت والوں کے لئے بعض مضامین اختیاری بھی رکھے گئے اور دو دو درجات بیک

سال پڑھنے کے لئے بھی طے ہوا۔ درس نظامی از ابتدا تا دورہ حدیث ہونا بھی مرتب ہوا جس میں ترجمہ ء قرآن، تاریخ مع جغرافیہ، تصوف واخلاق، فلسفہ ء جدید، کلام جدید، ادب عربی، طب، قراء ت، منطق، فلسفہ، ہیت، صرف ونحو اور بلاغت وغیرہ پڑھانے پہ بھی اتفاق ہوا۔ اور درجہ تکمیل میں علم القرآن والحدیث، تاریخ ادب عربی، فقہ، اصول فقہ، افتاؤ قضاء، منطق وفلسفہ، کلام، تبلیغ وارشاد، مناظرہ، تصنیف وتالیف اور خطابت کی تعلیم دینے کا بھی ایک جامع خاکہ تیار ہوا اور اسی تاریخ کو پہلی مجلس عاملہ کے اجلاس میں درس نظامی کے لئے 23/علوم پہ مشتمل تقریباً سو کے قریب کتب جس میں بعض مکمل، بعض کے مخصوص جزء اور بعض مطالعہ کے طور پہ نصاب کا حصہ بنانے کا بھی طے ہوا۔ چھ درجات تخصص بھی منظور ہوئے اور ہر درجہ پہ دو سال صرف کئے جانا طے ہوا۔ اس طے شدہ نصاب کو ''نصاب اول'' کا نام دیا گیا۔

نصاب کا دوسرا مرحلہ:

6/ذی الحجہ 1382ھ موافق یکم اپریل 1963ء کو جامعہ خیر المدارس ملتان میں نصاب کمیٹی کے اراکین میں حضرت مولانا عبدالحق ؒ (اکوڑہ خٹک) حضرت مولانا عبدالخالق ؒ (کبیر والا) اور حضرت مولانا عبدالحق نافع ؒ کو بھی شامل کیا گیا، اس اہم نصاب کمیٹی کا سہ روز اجلاس جامعہ خیر المدارس ملتان میں حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کی زیر صدارت ہوا، جس میں از سر نو نصاب تعلیم برائے مدارس وملحقہ وفاق مرتب ہوا اور اس کو وفاق کی دستاویز میں ''نصاب دوم'' کا نام دیا گیا، جس میں تقریباً انیس علوم وفنون کی کم وبیش نوے کتب، ابواب اور منتخب تراجم کی حتمی ترتیب طے ہوئی، درس نظامی کے مرحلہ وار درجات کی وضاحت سامنے آئی، اسی اجلاس میں ''درجات ابتدائیہ'' کا پانچ سالہ نصاب بھی حتمی کیا گیا، جس میں ناظرہ قرآن مجید کے ساتھ بنیادی ضروری تعلیم کا مختصر خاکہ اور درجہ حفظ قرآن کے ساتھ ابتدائیات کا نصاب بھی منظور ہوا۔ اس پانچ سالہ نصاب میں بنیادی تعلیمی صلاحیت کو مدنظر رکھتے ہوئے قواعد (گرامر) سمیت ''عصری علوم'' کی کتب کو بھی لازمی طور پہ منتخب کیا گیا، نصاب کمیٹی کے مذکورہ تمام نکات کو مجلس عاملہ نے منظور کیا اس کے بعد مجلس شوری نے مکمل اتفاق رائے سے اس کی توثیق کی۔

وفاق المدارس اُس وقت ارتقائی مراحل بھی طے کر رہا تھا اس لئے نصاب کے حوالہ سے برسوں کا تعلیمی سفر بتدریج رائج ہوتا گیا، اسی عرصہ میں وفاق المدارس کی سندات کی حکومتی منظوری کے لئے کوششیں بھی جاری رہیں، اکابر وفاق کی اُن ہی کاوشوں کی بدولت 1982ء میں وفاق کے حتمی درجہ یعنی دورہ حدیث کی ''شہادۃ العالیہ'' کو ''ایم اے عربی'' اور ''ایم اے اسلامیات'' کے مساوی حکومت پاکستان کی جانب سے منظوری دی

گئی، اور تحتانی اسناد کو بھی لازمی قرار دیا گیا، اس سے قبل مدارس میں وفاق المدارس کے تحت صرف ''درجہ عالیہ'' کا امتحان لازمی ہوتا تھا تاہم اس کے بعد وفاق کے تحت ''ابتدائیہ اور متوسطہ'' کے عصری نصاب کو شامل کر کے بتدریج تحتانی درجات کو دو سال کے وقفہ کے ساتھ امتحان کو لازمی کر دیا گیا۔

اس اہم مرحلہ کی تکمیل کے بعد 20/ ذیقعدہ 1402ھ موافق 9/ستمبر 1982ء کو جامعہ قاسم العلوم ملتان میں مجلس عاملہ کے اجلاس میں ایک نصاب کمیٹی مقرر کی گئی، جس کے اراکین میں اس وقت کے ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ، مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، مفتی غلام قادر، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر (موجودہ صدر وفاق) اور مولانا محمد اسعد تھانوی دامت برکاتہم شامل تھے، اسی سال جب نصاب تعلیم پہ از سر نو غور کیا جا رہا تھا تو اس کی بنیادی وجوہات میں معادلہ (ایکولینسی) کی ضرورت اور جدید تقاضوں کے پیش نظر عصری مضامین بھی شامل کئے گئے تھے، یہ کوششیں جب جاری تھیں تو بعض حضرات کی رائے تھی کہ ''ایم اے اسلامیات'' کے مساوی قرار دلوانے سے ہمارا کیا مقصد ہے؟ کیا ہم سرکاری ملازمین پیدا کرنا چاہتے ہیں؟ تو اُس موقع پہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر حفظہ اللہ نے فرمایا کہ ہمارا مقصد سرکاری ملازمین پیدا کرنا نہیں لیکن کیا کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اہل حق نہیں جائیں گے تو بے دین، قادیانی وغیرہ جائیں گے پھر اس کا ہمارے پاس کیا حل ہے؟ چنانچہ تمام حضرات نے اتفاق فرمایا اور باہمی کاوشوں سے درس نظامی کے ساتھ متفقہ عصری نصاب بھی نافذ ہو گیا اور اس سے معادلہ کا مسئلہ بھی حل ہو گیا۔

اس کے بعد 8/ ربیع الثانی 1403ھ موافق 23/جنوری 1983ء کو کراچی میں نصاب کمیٹی کے اجلاس میں ''ابتدائیہ اور متوسطہ'' کا نصاب حتمی مرتب کیا گیا، اس سے قبل جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک میں مجلس شوریٰ کے اجلاس میں تجاویز پہ تفصیلی غور وخوض ہو چکا تھا، اور ان تجاویز کی روشنی میں 8/ جمادی الاولیٰ 1403ھ موافق 22/ فروری 1983ء کو مجلس عاملہ کے اجلاس میں نصاب کمیٹی کا تیار کردہ ''درجات ابتدائیہ ومتوسطہ'' کا نصاب پیش کیا جانے لگا تو عاملہ اراکین نے فیصلہ کیا کہ نصاب کمیٹی تمام سفارشات وتجاویز کو مدنظر رکھتے ہوئے جامع رپورٹ مرتب کرے، اور اُس وقت نصاب کمیٹی کے اراکین میں حضرت مولانا قاضی عبداللطیف کلاچیؒ اور حضرت مولانا محمد مالک کاندھلویؒ (شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور) کا اضافہ بھی کیا گیا، چنانچہ اسی سال 13/شعبان 1403ھ موافق 26/مئی 1983ء کو جامعہ فاروقیہ کراچی میں نصاب کمیٹی نے مفصل غور وخوض کے بعد حتمی خاکہ مرتب کیا اور تین دن کے بعد 16/شعبان 1403ھ موافق 29/مئی 1983ء کو جامعہ مطلع العلوم کوئٹہ میں مجلس عاملہ کے اجلاس میں نصاب کمیٹی نے حتمی نصاب پیش کیا جس کو بعض مناسب ترجیحات کے بعد متفقہ طور پہ منظور کیا گیا، اور اس

کے اگلے دو دنوں تک جاری رہنے والے مجلس شوری کے اراکین نے منظور کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ چند دن بعد آنے والے رمضان کے دوران اس نصاب کو طبع کروا کے تمام مدارس کو ارسال کر دیا جائے تاکہ شوال میں تعلیمی سال کے آغاز سے اس پہ عمل درآمد ہو سکے۔

اس نصاب کے آغاز کے بعد بعض مشکلات اور اعتراضات کو سامنے رکھتے ہوئے اسی سال کے دوران نومبر میں عاملہ کے اجلاس میں پھر غور کیا گیا اور نصابی کمیٹی کے چھ اراکین کے ساتھ مزید اضافہ کرتے ہوئے تعداد تیس تک کر دی گئی اور ان اراکین کے ۱۱،۱۲ مارچ کو دو روزہ تفصیلی اجلاس میں چند ضروری تبدیلیوں کے بعد پھر اکثر اراکین نے ''درجہ ابتدائیہ و متوسطہ'' کے سابقہ منظور شدہ نصاب کو بعینہ برقرار رکھا۔

اس پس منظر کو سامنے رکھیں تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مدارس میں جاری نصاب تعلیم کے لئے اکابر نے کتنی عرق ریزی سے اس کو عملی شکل دینے کے لئے کام کیا، آج بھی تیس رکنی نصاب کمیٹی سالوں سے مستقل فعال ہے، جس میں برسوں کے تجربہ کار انتہائی کہنہ مشق مدرسین اس اہم عنوان پہ اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔ان مدرسین میں علوم و فنون کے ماہرین اپنے تجربات کی روشنی میں تجاویز اور سفارشات مرتب کرتے ہیں۔ جو حسب دستور وفاق مجلس عاملہ میں پیش ہو کر پھر حتمی منظوری کے لئے مجلس شوری سے رجوع کیا جاتا ہے۔

موجودہ دور میں مدارس دینیہ میں رائج ایک جامع ایسا منفرد نصاب ہے جس میں چار زبانوں عربی، اردو، فارسی اور انگریزی کی گرامر (قواعد) کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے، اس منفرد عملی کاوش سے وفاق المدارس سے وابستہ مدارس کی فکری وسعت تعلیم کا قابل قدر پہلو بھی واضح ہوتا ہے، اور اس فکری تدبر سے تعلیمی میدان میں تقابلی جائزہ بھی لیا جا سکتا ہے۔

اصحاب فہم و دانش بخوبی جانتے ہیں کہ علوم کی کئی اقسام اس وقت دنیا کے تعلیمی اداروں میں رائج ہیں، دینی علوم کو ''درس نظامی'' کہا جاتا ہے۔ جبکہ سکولز و کالج اور یونیورسٹیز کی مروجہ نصاب کو ''عصری علوم'' کہا جاتا ہے، پھر یہ عصری علوم دنیا بھر کے تعلیمی اداروں میں تقسیم در تقسیم ہو کر کئی ناموں سے معروف ہیں، نظام تعلیم کی یہ منقسم صورتحال ایک الگ اور تفصیل طلب موضوع ہے۔ ہم پاکستان کے نظام تعلیم پہ نظر ڈالیں تو بنیادی طور پہ دینی (درس نظامی) اور عصری (اسکولوں میں الگ الگ رائج نصاب تعلیم) نظام موجود ہیں، برصغیر میں انگریز سامراج کے وزیر تعلیم ''لارڈ میکالے'' نے اس خطہ میں بسنے والوں کے لئے ایک نصاب تعلیم رائج کیا، وہ نصاب برصغیر کی تقسیم کے ساتھ اس خطہ میں بھی منقسم رہا، جو بعض تبدیلیوں ساتھ برسوں سے مروج ہے وہ تبدیلیاں مختصر دینی معلومات اور کچھ علاقائی زبانوں کے مواد کے ساتھ بعض اجباری اور بعض اختیاری طور پہ شامل ہیں، جس میں جغرافیہ سمیت اکنامکس

(تجارتی) سائنس وفنون کی تخصیص کے بعض مدارج الگ الگ بھی رائج ہیں۔

معاشرہ میں ان علوم وفنون کے مفید اثرات سے کسی کو انکار بھی نہیں۔لیکن سوال یہ ہے کہ دینی واسلامی معاشرہ کی ضرورتوں کو ان مروجہ منقسم نصاب تعلیم کا فائدہ ہورہا ہے یا نہیں؟

بدقسمتی سے اس کا جواب نفی کی صورت میں ہمارے سامنے ہے،جس کی کئی وجوہات میں سے ایک اہم وجہ نصاب تعلیم کی تقسیم میں افراط وتفریط ہے،نصاب تعلیم کے اسی نہج کا جائزہ لیں تو ملک بھر کے مختلف سرکاری بورڈز کے الگ الگ نصاب ہمارے سامنے ہیں،جبکہ مدارس دینیہ میں جہاں گزشتہ کئی سالوں سے عصری علوم بھی پڑھائے جارہے ہیں اوران کے دونوں نصاب تعلیم کے نتائج یکساں طور پہ سب کے سامنے ہیں۔تقابلی جائزہ لیا جائے تو عصری اداروں کا المیہ ایک معاشرہ میں مختلف نصاب کا رائج ہونا ہے،ان اداروں میں سرکاری، پرائیویٹ انگریزی میڈیم اورآکسفورڈ کے نظام تعلیم کے انتشار کے ساتھ الگ الگ معیارات کے ساتھ رائج ہونا بھی شامل ہے،اوران عصری اداروں میں تعلیمی اخراجات کو سامنے رکھیں تو مزید تکلیف دہ حالات ہمارے سامنے آتے ہیں۔معاشرہ میں اگراسی تعلیمی معیار پہ غور کریں تو سب سے بہتر اور نمایاں کارکردگی الحمدللہ مدارس میں دی جانے والی یکساں نظام تعلیم کی صورت میں موجود ہے۔

مدارس تعلیم کے ذریعہ جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ حکومت کو دینی چاہیئے تھی۔جس میں طبقات کی تقسیم کیے بغیر الگ الگ نصاب کو اعلی معیار کے ساتھ مکمل مفت تعلیم دینے کا بھی کمال ہے،سب سے اہم بات یہ کہ تعلیم کے ساتھ اعلی تربیت کے معیار پہ مہذب افراد سازی کا کردار ادا کیا جانا بھی قابل ستائش ہے۔

نظام تعلیم میں مثالی کارکردگی:

بعض مدارس میں کئی برسوں سے بیک وقت ''درس نظامی وعصری'' دونوں طرز کے نصاب تعلیم کا سلسلہ جاری ہے،وفاق المدارس کے ارتقاء سے جن نصاب کمیٹیوں کا اجمالی تذکرہ کیا تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ ہمارے اکابر نے کافی عرصہ قبل اس بابت توجہ مرکوز کی تھی،بعض بڑے جامعات نے سالوں قبل وقت کے ضروری تقاضے کے پیش نظر یہ سلسلہ شروع کیا تھا،سن اسی کی دہائی میں مدارس ہی کے تربیت یافتہ علماء نے دونوں علوم کے حسین امتزاج سے مرقع اداروں کی بنیادیں رکھیں،جس سے ملک کا بہت بڑا طبقہ مستفید ہوا،وفاق المدارس نے ہر دور کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے لئے کئی نصاب تعلیم اس دوران رائج کیے،تقریبا تین دھائیاں قبل وفاق المدارس نے درس نظامی کی ابتداء کے لئے عصری تعلیم میں مڈل کی شرط رکھی،جبکہ کئی مدارس میں

ابتداء ہی سے درجہ ناظرہ وحفظ کے ساتھ بنیادی عصری تعلیم دی جاتی رہی ہے، اور وقت کے ساتھ اس طرز تعلیم میں بیک وقت دونوں نصاب پڑھانے کا اضافہ بھی ہوتا رہا۔ چند ہی سالوں میں ملک کے سرکاری تعلیمی بورڈز میں شریک لاکھوں طلبہ وطالبات میں دینی مدارس کے طلبہ وطالبات کے نتائج نے پوزیشن حاصل کر کے ہر طبقہ کو خوشگوار حیرت میں مبتلا کرتے ہوئے مدارس کے نظام تعلیم کے ناقدین کی رائے کو غلط بھی ثابت کیا۔

گزشتہ کئی سالوں سے ملک کے مختلف بورڈز میں پوزیشن حاصل کرنے والے دینی اداروں کی ایک طویل فہرست ہمارے سامنے ہے، جس میں ثانوی تعلیمی بورڈ (میٹرک) اوراعلیٰ تعلیمی بورڈ (انٹر) کے جنرل وسائنس گروپس تک میں پوزیشن حاصل کرنے والے مدارس کے طلبہ وطالبات نمایاں ہیں۔

جامعہ خیرالمدارس ملتان کا اعزاز:

اس سال ملتان میٹرک بورڈ میں پہلی پوزیشن جامعہ خیرالمدارس کے طالبعلم ''محمد امجد ولد غلام شبیر'' نے اور ''سیف الرحمٰن ولد حبیب الرحمٰن'' نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

جامعہ خیرالمدارس ہمارے اکابر کی یادگار ہے جس کا قیام پاکستان بننے سے قبل عمل میں آیا ہے۔ خیر المدارس کی تاسیس میں اس ادارہ کے بانی مجاہد ملت حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کی مخلصانہ دینی کوششوں سے اللہ نے اس مرکز علم دانش کو وجود بخشا۔ آج اپنے عظیم المرتبت بانی کی محنتوں سے سینچے ہوئے اس گلشن کی آبیاری ہمارے محترم برادرم حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ کر رہے ہیں، جوعلوم وفنون کے کئی شعبوں میں اضافہ اورتعمیر و ترقی کی مدارج کے ساتھ اپنی نسبت کا بھی حق ادا کر رہے ہیں، حضرت موصوف جہاں جامعہ خیرالمدارس کوترقی کی جانب لے جانے میں اپنی خداداد علمی وانتظامی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے ہیں وہیں وفاق کو آفاق کی بلندی پہ لے جانے میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔

جامعہ خیرالمدارس کے ماتحت ملتان اور لاہور میں کئی شاخوں پہ مشتمل ایک وسیع معروف ادارہ ہے، جس میں مکمل دینی تعلیم کے ساتھ میٹرک تک کا مکمل نظم موجود ہے، حضرت مولانا حنیف جالندھری مدظلہ کو راقم نے جب مبارک باد کے لئے فون کیا تو حضرت نے مزید بتایا کہ ہمارے یہاں ابتدائیات کے درجات میں طلبہ وطالبات کی میٹرک تک عصری تعلیم لازمی ہے جس میں عربی، فارسی کی بنیادی گرامر (قواعد) کی پختگی بھی کروائی جاتی ہے تا کہ درس نظامی میں ان کو خوب فائدہ ہو، درس نظامی کے درجہ اولیٰ میں طلبہ وطالبات کے داخلے ہوتے ہیں اگر مزید کوئی بھی طالبعلم درس نظامی کے ساتھ انٹر اور بی اے کرنا چاہے تو ہم اس کو ادارہ کی جانب سے مکمل سہولت دیتے

ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید خوب سے خوب ترقیات سے نوازتے ہوئے جامعہ کے تمام اساتذہ و منتظمین سمیت حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ کی کاوشوں کو شرف قبولیت بھی عطاء فرمائے۔ آمین

جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا کا اعزاز:

سرگودھا بورڈ میں پاکستان کے معروف ترین ادارہ جامعہ مفتاح العلوم کے طالبعلم احمد بخت ولد محمد حنیف نے میٹرک میں ''دوسری'' اور محمد قاسم ولد میاں خان نے ''تیسری'' پوزیشن حاصل کی، اس ادارہ کے مہتمم و شیخ الحدیث ہمارے محترم حضرت مولانا مفتی طاہر مسعود زید مجدہ ہیں، آپ وفاق المدارس العربیہ کی عاملہ و امتحانی کمیٹی اور نصاب کمیٹی کے رکن بھی ہیں۔ محقق عالم، افتاؤ قضاء کے میدان کے جید مفتی ہونے کے ساتھ بہترین منتظم شخصیت بھی ہیں، اس کامیابی میں جہاں ان کی شبانہ روز محنتوں کا دخل ہے وہیں ادارہ کے اساتذہ و عملہ بھی مبارکباد کا مستحق ہے۔ مفتی طاہر مسعود زید مجدہ نے بتایا کہ اس سے قبل بھی ہمارے ادارے کے طلبہ پوزیشن حاصل کرتے رہے ہیں اور جن کی پوزیشن نہیں ہے ان میں سے اکثر ''اے ون گریڈ'' (درجہ ممتاز) کے ساتھ نمایاں ہیں

جامعہ عثمانیہ پشاور کے منفرد اعزازات:

پشاور میٹرک بورڈ میں جامعہ عثمانیہ کے طالبعلم حسین اللہ ولد شمس القمر نے ''دوسری'' اور سجاد اللہ ولد ہاشم خان نے ''تیسری'' پوزیشن حاصل کی۔ جامعہ عثمانیہ پشاور کی بنیاد چند برس قبل ممتاز علمی و فقہی شخصیت حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن مدظلہ نے رکھی، آپ اس سے قبل عظیم علمی مرکز دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں تدریس و افتاء کیساتھ منتظم بھی تھے، چند برسوں میں اس علمی ادارہ نے جس تیزی سے ہمہ جہت ترقی کی منازل طے کی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں، آپ کے ادارہ کی علمی و سماجی خدمات کا دائرہ پشاور سے لیکر صوبہ بھر میں محیط ہے، اس ادارہ نے اپنے قیام کے ساتھ ہی مختصر وقت میں وفاق المدارس کے ہر درجہ میں پوزیشن حاصل کرنے کا ریکارڈ بھی قائم کیا ہے، اس ادارہ کے ناظم تعلیمات ہمارے برادر محترم حضرت مولانا حسین احمد زید مجدہ ہیں، ذوق علم و حلم کے ساتھ اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں سے اللہ نے ان کو نوازا ہے، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صوبائی ناظم، عاملہ اور امتحانی کمیٹی کے اہم رکن بھی ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہمارے ادارہ کے طلبہ نے انٹر بورڈ میں بھی پوزیشنیں حاصل کی ہیں۔ جامعہ عثمانیہ کا ایک منفرد کمال تعلیم یہ بھی ہے کہ ان کے طلبہ ابتداء سے لے کر انتہاء تک دونوں نصاب ساتھ ساتھ جاری رکھتے ہیں، ثانویہ عامہ کے ساتھ میٹرک، خاصہ کے ساتھ انٹر یعنی ایف اے اور درجہ عالیہ کے ساتھ بی اے اور پھر ایم اے تک کی ترتیب ہے، حیران کن بات یہ ہے کہ ان کے طلبہ کے نتائج وفاق المدارس اور متعلقہ بورڈز میں نمایاں نتائج

کے حامل چلے آرہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس ادارہ کے تمام منتظمین کو اپنی شان کے مطابق اجر عطاء فرمائے اور اس ادارہ کو دن دگنی رات چگنی ترقی سے نوازے۔ آمین

اقراء روضۃ الاطفال کے اعزازات:

تقریباً پینتیس برس قبل ہمارے اکابر نے حفظ قرآن کے ساتھ دینی وعصری علوم کے حسین امتزاج کے حامل اس ادارہ کی بنیاد رکھی، کئی منفرد خصوصیات اس ادارہ کی پہچان ہیں، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ اور ان کے دور فقاء مولانا مفتی خالد محمود و مفتی مزمل حسین کاپڑیا مدظلہم نے اپنے اساتذہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ و امام اہل سنت حضرت مفتی احمد الرحمٰنؒ کی زیر سرپرستی اس ادارہ کی بنیاد رکھی، اس عظیم ادارہ کے بنیادی مقاصد میں ہمارے اکابر کی وہ فکریں رہی ہیں جو حالات کے تقاضوں کی بناء پہ ضروری اور ناگزیر ہو چکے تھے، ان مقاصد کا ذکر اوپر گیا ہے،

اقراء روضۃ الاطفال نے پاکستان میں بیک وقت دونوں طرز تعلیم میں تاریخی کردار ادا کیا ہے، کراچی سے لیکر چترال و گلگت کے دشوار گزار علاقوں تک میں اس وقت دو سو سے زائد شاخوں میں ہزاروں طلبہ و طالبات زیر تعلیم ہیں، پاکستان میں ایک سال میں تقریباً پانچ ہزار طلبہ و طالبات حفظ قرآن کی تکمیل کی سعادت حاصل کرتے ہیں، روضۃ، قاعدہ اور ناظرہ سے ابتدائی تعلیم کا آغاز اس ادارہ میں ہوتا ہے، دوسرے مرحلہ میں حفظ قرآن اور بنیادی تعلیم دی جاتی ہے، تیسرے مرحلہ میں میٹرک تک عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے، اگلے مرحلوں میں طالبات کے لئے درس نظامی، انٹر جنرل و سائنس گروپ کی ترتیب ہوتی ہے، میٹرک و انٹر پاس طلبہ کی کافی تعداد درس نظامی کے لئے مدارس میں جاتے ہیں، اقراء کالجز بھی قائم ہیں، اور یونیورسٹی کے قیام عمل کی کوششیں بھی جاری ہیں، اہم ترین خاصیت اس ادارہ کی یہ بھی ہے کہ اس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات حفظ قرآن کی سعادت سے مشرف ہوتے ہیں، وفاق المدارس کے تحت تمام طلبہ و طالبات کی امتحان میں شرکت لازمی ہونے کے ساتھ اگلے مراحل میں جانے کی شرائط شامل ہیں۔

یہ ادارہ ملک گیر ہونے کی وجہ سے ملک کے تقریباً تمام تعلیمی بورڈز کے امتحان میں شریک ہوتا ہے، جو میٹرک اور انٹر سے لیکر مختلف یونیورسٹیز میں اعلیٰ تعلیمی مدارج طے کرتے ہیں، گزشتہ کئی سالوں سے ملک کے اکثر بورڈز میں اقراء روضۃ الاطفال کے طلبہ و طالبات تواتر سے پوزیشن حاصل کرتے آئے ہیں، بعض سالوں میں بورڈ کی ابتدائی تینوں پوزیشنز حاصل کرنے کا منفرد ریکارڈ بھی رہا ہے، سالوں پوزیشن حاصل کرنے

والوں کے صرف نام لکھنے کے لئے کئی صفحات درکار ہیں، اس سال اس ادارہ کی ایک طالبہ نے ملک کے سب سے بڑے تعلیمی ادارہ کراچی میٹرک بورڈ میں ''اول پوزیشن'' حاصل کی ہے، کراچی بورڈ میں اس سال میٹرک کے جنرل وسائنس گروپ میں تقریبا تین لاکھ اسی ہزار طلبہ وطالبات نے امتحان میں شرکت کی ہے، اس تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے دینی اداروں کا معیار تعلیم الحمدللہ کس بلند سطح پہ ہے، اقراء تعلیمی نیٹ ورک کے موجودہ سرپرست صدر وفاق حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر حفظہ اللہ ہیں، یقینا حضرت کی دعائیں وروحانی توجہات سے یہ ادارہ ترقیات کا سفر جاری رکھا ہوا ہے، اور ادارہ کے روح رواں مفتی خالد محمود، مفتی مزمل حسین کاپڑیا اور مفتی محمد بن جمیل خان مدظلہم سمیت تمام اراکین ومنتظمین مبارکباد کے مستحق ہیں، اللہ تعالی ہمارے اکابر کے لگائے ہوئے اس گلشن علم کو آباد رکھتے ہوئے اس کے گلوں میں خوب سے خوب تر نکھار کا اضافہ فرمائے۔ آمین

اس سال کے بہترین نتائج حاصل کرنے والے چند اداروں کا ذکر اس مضمون میں کیا ہے، اس سے قبل دیگر کئی اداروں نے پوزیشنز حاصل کی ہیں جن میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک جامعہ امدادیہ فیصل آباد، جامعہ اشرفیہ لاہور، جامعہ بیت السلام کراچی سمیت دیگر مدارس بھی یہ اعزاز حاصل کرتے آئے ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ میڈیا کے تمام ذرائع ان اعزازات کے بارے میں سکوت اختیار کرتے ہیں، جبکہ مدارس، دینی اداروں حتی کہ صرف ظاہری اعتبار سے دینی شعار کو اپنانے والوں سے منسلک کسی بھی معمولی عمل کو اہمیت کے ساتھ منفی تشہیر بازی میں شدت تک اختیار کر جاتے ہیں۔

ملک کے اکثر بورڈز کا شمار صوبائی سطح میں ہوتا ہے، اور وفاقی حکومت کے تحت فیڈرل بورڈ ہے، اس بورڈ میں بھی گزشتہ کئی سالوں سے دینی اداروں کے طلبہ وطالبات لی پوزیشنز آرہی ہیں، جن میں مرکز علوم اسلامیہ بہارہ کہو اسلام آباد کا نام سب سے نمایاں ہے۔ یہ ادارہ گزشتہ اٹھارہ برس سے فیڈرل بورڈ میں پوزیشنز لے رہا ہے۔ اس سال اس ادارے کے دو طلبہ عاطف اللہ نے سیکنڈ ڈویژن اور محمد یحیی شامزئی نے تھرڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔ یہ ایک منفرد ریکارڈ ہے۔

☆☆☆